زندگی گزارنے کے آداب

ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

We Provide The Standard

5

خصال

شیخ الصدوق رح

AL-KISA®

PUBLISHERS

R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۴
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

AL-KISA®
PUBLISHERS
We Provide The Standard
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

﴿تیرھواں باب﴾

﴿۱﴾ **مسخ شدہ جانور تیرہ ھیں (یعنی جن کی صورت میں انسان کو مسخ کیا گیا تھا):** محمد ابن علی ماجیلویہؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن یحییٰ عطار نے محمد ابن احمد ابن یحییٰ کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن حسین نے علی ابن اسباط کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے علی ابن جعفر سے، اس نے میسرہ سے، اس نے امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام باقرؑ سے، انہوں نے اپنے جدّ سے نقل کیا کہ بنی آدم تیرہ قسم کے جانوروں کی صورت میں مسخ ہوئے ہیں: بندر، سؤر، چمگادڑ، سوسمار (چھپکلی کی شکل کا بڑا جانور)، ریچھ، ہاتھی، کرم سیاہ (سیاہ کیڑا)، سگ ماہی، بچھو، سہیل، خار پشت، زہرہ اور مکڑی۔

بندر: یہ بنی اسرائیل کی قوم تھی جو ساحل سمندر پر آ کر ہفتہ کے روز مچھلی پکڑ کر حد سے تجاوز کر جاتے تھے (اس لئے کہ اللہ نے انہیں ہفتہ کے دن مچھلی پکڑنے سے منع کیا تھا) لہٰذا اللہ نے بندر کی صورت میں مسخ کر دیا۔

سؤر: یہ بھی بنی اسرائیل ہی کی قوم تھی اور حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ نے ان کو بددعا دی تھی لہٰذا اللہ نے سؤر کی صورت میں مسخ کر دیا۔

چمگادڑ: یہ ایک عورت تھی کہ جس نے اپنی دایہ پر جادو کر دیا تھا تو اللہ نے اسے چمگادڑ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

سوسمار: یہ ایک بدو عرب تھا جو ہر اس شخص کو قتل کر دیتا تھا جو اس کے پاس سے گزرتا تھا لہٰذا اللہ نے اسے سوسمار (ایک صحرائی جانور) کی صورت میں مسخ کر دیا۔

ریچھ: یہ ایک مخنث شخص تھا جو لوگوں کو اپنے ساتھ بدفعلی کی طرف بلاتا تھا لہٰذا اللہ نے اسے ریچھ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

ہاتھی: یہ ایک ایسا شخص تھا جو چوپایوں کے ساتھ بدفعلی کیا کرتا تھا لہٰذا اللہ نے اسے ہاتھی کی صورت میں مسخ کر دیا۔

کرم سیاہ: جو عورتوں کے ساتھ زنا کیا کرتا تھا اور کسی چیز کو نہیں چھوڑتا تھا لہٰذا اللہ نے اسے کرم سیاہ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

سگ ماہی: یہ شخص نمام (ادھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات اِدھر کرنے والا) تھا لہٰذا اللہ نے اسے سگ ماہی کی صورت میں مسخ کر دیا۔

بچھو: یہ ایک چغلخور شخص تھا لہٰذا اللہ نے اسے بچھو کی صورت میں مسخ کر دیا۔

(ایک شخص جو حاجیوں کی چوری کیا کرتا تھا لہٰذا اللہ نے اسے ریچھ کی صورت میں مسخ کر دیا)

سہیل: یہ ایک ایسا شخص تھا جو خراج وصول کیا کرتا تھا لہٰذا اللہ نے اسے ایک (سہیل نامی) ستارہ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

زہرہ: یہ ایک عورت تھی جس نے ہاروت اور ماروت کو ورغلایا تھا لہٰذا اللہ نے اسے مسخ کر دیا۔

مکڑی: یہ ایک بداخلاق اور اپنے شوہر کی نافرمان عورت تھی جو اس سے روگردانی کرتی تھی لہٰذا اللہ نے اسے مکڑی کی صورت میں مسخ کر دیا۔

خار پُشت: یہ ایک بداخلاق مرد تھا لہٰذا اللہ نے اسے خار پشت کی صورت میں مسخ کر دیا۔

ابوالحسن علی ابن اسواری مذکر نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: مکی ابن احمد ابن سعدویہ بودعی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابو محمد زکریا

ابن یحییٰ ابن عبید عطار نے دمیاط میں ہم سے روایت بیان کی، کہا: قاضی عبدالعزیز ابن عبد ابن عبداللہ اویسی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: علی ابن جعفر نے امام جعفر صادقؑ کے غلام معتب کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقرؑ سے، انہوں نے اپنے جدّ سے، انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا کہ میں نے رسول خداؐ سے مسخ شدہ کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ان کی تعداد تیرہ ہے: ہاتھی، ریچھ، سؤر، بندر، سگ ماہی، سوسمار، چمگادڑ، کرم سیاہ، بچھو، مکڑی، خرگوش، سہیل اور زہرہ۔ آپؐ سے پوچھا گیا: ان کے مسخ ہونے کی وجہ کیا تھی؟ آپؐ نے فرمایا:

ہاتھی: یہ اقلام باز تھا جو کسی خشک و تر سے دریغ نہیں کرتا تھا۔

ریچھ: یہ مخنث شخص تھا جو مردوں کو اپنے ساتھ بدفعلی کی طرف بلاتا تھا۔

سؤر: یہ نصاریٰ کی قوم تھی جنہوں نے اپنے پروردگار سے ان پر مائدہ (دسترخوان) کے نازل کرنے کی درخواست کی تھی اور جب وہ نازل ہوگیا تو انہوں نے شدید ترین انداز میں کفر اختیار کیا اور اسی طرح اسے جھٹلادیا۔

بندر: یہ وہ قوم ہے جس نے ہفتہ کے دن زیادتی کی ہے۔

سگ ماہی: یہ دیوث شخص تھا جو مردوں کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کی طرف بلاتا تھا۔

سوسمار: یہ بدو عرب تھا جو اپنے عصا سے حاجیوں کی چوری کیا کرتا تھا۔

چمگادڑ: یہ ایسا شخص تھا جو کھجور کے درختوں سے ان کے میوے چُراتا تھا۔

کرم سیاہ: یہ شخص اِدھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات اِدھر کرتا تھا اور اس طرح محبت کرنے والوں میں جدائی ڈالتا تھا۔

بچھو: یہ شخص بدزبان تھا کہ اس کی زبان سے کوئی محفوظ نہیں تھا۔

مکڑی: یہ عورت تھی جو اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کرتی تھی۔

خرگوش: یہ ایسی عورت تھی جو حیض وغیرہ سے پاک نہیں ہوتی تھی۔

سہیل: یہ شخص یمن میں خراج وصول کرتا تھا۔

زھرہ: یہ ایک نصرانی عورت تھی جو بنی اسرائیل کے کسی بادشاہ کی بیوی تھی اور یہی وہ عورت ہے جس نے ہاروت اور ماروت کو ورغلایا تھا؛ اس کا نام ناہیل تھا جبکہ لوگ اسے ناہید کہہ کر پکارتے تھے۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں: عوام الناس زہرہ اور سہیل کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ دو ستاروں کے نام ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ دو چوپائے ہیں، سمندری چوپائے کہ ان کے نام آسمان میں موجود دو ستاروں کے نام پر رکھے گئے ہیں جس طرح کہ آسمانی برجوں کے نام روئے زمین پر موجود حیوانوں کے ناموں پر رکھے گئے ہیں، جیسے: حمل، ثور، جوزا، سرطان، عقرب، حوت، جدی اور اسی طرح زہرہ اور سہیل۔

لوگ ان دونوں کے متعلق ہی غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں نہ کہ باقی ستاروں کے متعلق اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور سے ان دونوں کا مشاہدہ ممکن نہیں کہ انہیں دیکھا جاسکے کیونکہ یہ سمندر کی تہ میں زندگی بسر کرتے ہیں کہ جہاں کوئی کشتی جاسکتی ہے اور نہ ہی کوئی اور حیلہ کام آتا ہے۔ نیز اللہ

عزوجل نافرمانوں کو چمکتے انوار کی صورت میں مسخ نہیں کرتا کہ ان سے خشکی و سمندر میں رہنمائی حاصل کی جائے اور پھر انہیں اس وقت تک باقی رکھے کہ جب تک آسمان و زمین باقی ہیں جبکہ مسخ شدہ تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہے اور (تین دن کے بعد) مر گئے، لہٰذا ان کی نسل آگے نہ بڑھ سکی۔

ان حیوانات کو مسخ شدہ کہا جاتا ہے لہٰذا یہ لفظ "مسخ" کا استعمال مستعاری و مجازی ہے، بلکہ ان کی مثال ایسی ہے جیسے اللہ عزوجل نے ان کی صورت میں اس قوم کو مسخ کیا تھا کہ جس نے اس کی نافرمانی کی تھی اور اس طرح اس کی نافرمانی کی وجہ سے وہ اللہ کی نعمت سے محرومی کے مستحق ہوئے تھے۔ نیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے گوشت کو حرام قرار دیا تا کہ ان سے کوئی نفع حاصل کیا جا سکے اور نہ ہی ان کی اس سزا کو معمولی سمجھا جائے!

میں نے یہ حکایت ابوالحسین محمد ابن جعفر اسدیؒ سے نقل کی ہے۔

﴿۲﴾ **ایک لڑکے کے بالغ ہونے کی عُمر تیرہ سے چودہ سال ہے:** میرے والدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: سعد ابن عبداللہ نے احمد ابن محمد ابن عیسیٰ کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے احمد ابن محمد ابن ابونصر بزنطی سے، اس نے حسین خادم سے جو لولو کی تجارت کرتا تھا، اس نے عبداللہ ابن سنان سے نقل کیا کہ میرے والد نے امام جعفر صادقؑ سے یتیم کے متعلق سوال کیا جبکہ میں بھی وہیں پر موجود تھا کہ اس کے معاملات کب درست شمار ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ حد بلوغت کو پہنچے۔ میرے والد نے کہا: وہ بالغ کب ہوتا ہے؟ تو امام نے فرمایا: جب اُسے احتلام ہو --- راوی کہتا ہے --- میں نے کہا: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکا اٹھارہ سال یا اس سے کم یا زیادہ کا ہو جاتا ہے مگر اسے احتلام نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اگر وہ بالغ ہے اور اب ثواب و گناہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں تو اس کے ساتھ معاملہ کرنا جائز ہے مگر یہ کہ وہ نادان ہو یا ضعیف العقل (کہ ایسی صورت میں اس کے ساتھ معاملہ کرنا جائز نہیں)۔

میرے والدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن یحییٰ عطار نے احمد ابن محمد ابن عیسیٰ کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے حسن ابن علی وشاء سے، اس نے عبداللہ ابن سنان سے نقل کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب لڑکا اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور تیرہ سال سے ہو کر چودھویں میں داخل ہو جائے تو اس پر بھی وہ واجبات عائد ہوتے ہیں جو ایک محتلم پر عائد ہوتے ہیں خواہ اسے احتلام ہو گیا ہو یا نہ ہوا ہو، لہٰذا اس کے نامۂ اعمال میں برائیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی نیکیاں بھی ثبت ہوتی ہیں اور اس کے لئے اپنے مال میں تصرف کرنا جائز ہو جاتا ہے مگر یہ کہ وہ ضعیف العقل ہو یا نادان۔

﴿۳﴾ **امیر المومنینؑ کی تیرہ فضیلتیں:** میرے والدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: عبداللہ ابن حسن مؤدب نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: احمد ابن علی اصبہانی نے ابراہیم ابن محمد ثقفی کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، کہا: جعفر ابن حسن ابن عبیداللہ ابن موسیٰ عبسی نے محمد ابن علی سلمی کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے عبداللہ ابن محمد ابن عقیل سے، اس نے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے نقل کیا کہ میں نے رسول خداؐ کو یہ کہتے سُنا کہ علیؑ میں کچھ ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی تمام لوگوں میں ہوتی تو لوگ اسی فضیلت پر اکتفا کرتے:

رسول اللہؐ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کا مولا ہے۔

[illegible] حضرت موسیٰ سے تھی۔